© rasailojaraid.com

وسطی ایشیا کی اہم شخصیت "الشیخ الرئیس ابن سینا

تحریر: ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر، استاذ الحدیث والفقہ، ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور

مسلمانوں میں جن لوگوں نے یونانی علوم ومعارف میں بالعموم اور ارسطو کے ذخائر حکمت ودانش سے بالخصوص غیر معمولی مہارت وعبور حاصل کیا اور ان میں اسلامی فکر کی جھلک پیدا کی ان میں سرفہرست تین شخصیتیں ہیں: (۱) کندی (۲) فارابی۔ (۳) ابن سینا (بوعلی سینا) یہ وہ عظیم فکری شخصیت ہے جس نے اپنی صلاحیت اور قابلیت سے دنیا نے دانش کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اس نے نہ صرف قدیم یونانی علوم ومعارف پر گراں قدر تصانیف یادگار چھوڑیں بلکہ ان علوم میں اپنی طرف سے اس نے کچھ اضافے بھی کیے جن پر ابن رشد نے احتجاج بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ ارسطو کی تصانیف میں ان کا سراغ نہیں ملتا۔ فلسفہ وطب کی دنیا میں صدیوں اس کے خیالات وافکار کی گونج سنائی دیتی رہی۔ اس کی تصانیف جہاں مشرق میں مقبول ہوئیں وہاں نہ صرف مغرب میں ہاتھوں ہاتھ لی گئیں بلکہ مغرب کی تعمیر نو کے سلسلہ میں ان سے بے حد استفادہ بھی کیا گیا۔ اسلامی فلسفہ ودانش اور فکروذہن کی تابانیوں میں اس کا وہی مقام ہے جو یونانی علوم ومعارف میں ارسطو کا تھا، یہی وجہ ہے کہ اس کو جامع العلوم فلسفی طبیب، ریاضی دان اور فلکی، دنیائے اسلام کا شہرہ آفاق سائنس دان ہونے کے ناطے سے شیخ الرئیس (یعنی تاجدار علم وحکمت) اور ارسطو اسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۱)

بوعلی سینا نے اپنی صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے:

لما عظمت فلیس مصر واسعی لما غلا ثمنی عدمت المشتری (۲)

(ترجمہ) جب میں بڑا آدمی بنا تو اب دنیا میں میرے لئے کوئی جگہ نہیں اور جب میری قیمت بڑھی خریدار کوئی نہیں۔

اس کا نام نامی ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن سینا ہے۔ مغربی دنیا میں اس کا نام ایوی سینا (Aviceena) سے معروف ہے۔ بلخ کا رہنے والا تھا (۳۷۰ھ/۹۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ یہی صرف نہیں بلکہ پندرہ برس کی عمر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں منطق ، ہندسہ ، طبیعات اور طب وغیرہ سے اس نے فراغت حاصل کرلی۔ براہ راست عملی طور پر علاج ومعالجہ کا بھی سلسلہ جاری رکھا۔ اس کے مطالعہ کے بہترین اوقات رات کے پرسکون لمحے تھے جس میں کہیں شوروغل سنائی نہیں دیتا۔ یہ اپنے دوستوں کے ساتھ بحث وتمحیص کیا کرتا اور علمی مذاکرہ کا سلسلہ جاری رکھتا۔

۴۲۸ھ میں ابن سینا قولنج کی بیماری سے فوت ہوئے۔ اٹھاون برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی وفات پر بعض نے کہا:

رأیت ابن سینا یعادی الرجال وبالحبس مات اخس الممات

فلم یشف ماله بالشفا ولم ینج من موتة بالنجاة (۳)

فلسفہ وحکمت صرف ایک ہی علم نہیں بجائے خود تہذیب وتمدن وثقافت کا ایک اسلوب بھی ہے۔ اس سے خاص طرح کا ذہنی ڈھانچہ تیار ہوتا ہے۔ خیالات وافکار اور تاویل وتعبیر کے زاویے بدلتے ہیں۔ یہی لوگ عموماً مذہب سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ فرائض میں تساہل برتتے ہیں اور اخلاق وعادات میں ایک طرح کے غرور وپندار کو سمولینے کی خوپیدا کرلیتے ہیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کیلئے کچھ مفکرین اٹھے ان حضرات نے فلسفہ اور دین دونوں میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی کوششوں سے تعبیر واستدلال کے نئے نئے پیمانے فکر ونظر کے سامنے آئے ارو دین میں سوجھ بوجھ اور سوچ کی اہمیت بڑھی اور خصوصیت سے صفات الٰہی کے بارے میں تشریح وبیان نے ایسا معقول اسلوب اختیار کیا جس سے بڑی حد تک اللہ تعالی کے بارے میں بشریت کے لوازم کی نفی ہوجاتی ہے۔ اور یہ اعتراض دور ہوجاتا ہے کہ اسلام نے خدا کو بشر اکبر کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ ابن سینا بھی انہی علماء میں شامل ہیں (۴)

سالیس پہلا فلسفی ہے جو ابن سینا سے متاثر ہوا۔ یوں ابن سینا سے جس سلسلہ افکار کو تحریک ہوئی اس سے مسیحی فلسفے نے مثبت اور منفی دونوں قسم کے اثرات قبول کیے۔ طامس اکوائنی (ST.thamas Aquini) نے جو ابن سینا کے بجائے الغزالی سے بہت زیادہ متاثر ہے ، اس کے فلسفے پر تنقید کی ہے۔ بایں ہمہ ابن رشد کے ظہور اور نشاۃ ثانیہ کے باوجود، جب مغربی ذہن نے پھر سے کروٹ لی، ابن سینا کے اثرات جدید فلسفے میں برابر سرایت کرتے رہے۔ اس کے اقتدار کا پہلا دور تو وہ ہے جب اس کی تصنیفات کا ترجمہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہورہا تھا اور لوگ باکمال اشتیاق اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دوسرا وہ جب یورپ نے ارسطاطالیسی فلسفے کی تحقق وتدقیق کا حکم دیا (۱۲۱۷ء) تیسرا دور طامس ولی کی اس پر تنقید واعتراض سے شروع ہوتا ہے۔ گوابن سینا کی فلسفیانہ عظمت کا اسے ہمیشہ اعتراف رہا۔

ایوک ریمنڈ (Evak Raymnd) نے سرزمین ہسپانیہ میں مترجمین کا ادارہ اس غرض سے قائم کیا تھا کہ مسیحی دنیا کو عرب مصنفین سے روشناس کیا جائے۔ یہ ترجمے عربی سے قسطیلی (Costilion) زبان میں اور پھر قسطیلی سے لاطینی میں منتقل کئے۔ آگے چل کر مائیکل اسکاٹ نے بھی ابن سینا کی متعدد کتابوں کا ترجمہ کیا۔ چنانچہ بارہویں صدی کے اواخر سے ابن سینا کے افکار بلاقید وشرط جس طرح قبول ہورہے تھے تیرہویں صدی میں ان کا اثر معراج کمال کو پہنچ گیا۔ اس زمانے کی اکثر علمی تصنیفات ابن سینا پر مبنی ہیں۔ حتیٰ کہ راجہ بیکن بھی اکثر مباحث میں اس کے خوشہ چین ہے۔ پھر جن مفکرین نے ان پر اعتراض کیے ہیں وہ بھی کئی ایک باتوں میں اس کے متبع، نیز اس کے کمال علم اور کمال فکر کے قدردان ہیں۔ (۵)

ابن سینا کے نظریات (۶)

نظریۂ خدا: ابن سینا کے نزدیک خدا کی ذات منفرد و یکتا ہے۔ وہ واجب الوجود ہے اور مطلق طور پر سادہ ہے۔ باقی تمام چیزیں ممکن الوجود ہیں اور مادے سے مرکب ہیں۔ ابن سینا کا خیال تھا کہ خدا ایک مکمل وحدت ہے حتیٰ کہ اس کی ذات میں صفات کی بھی کثرت نہیں۔ ابن سینا کا خدا ارسطو کے خدا کی مانند الگ تھلگ اور غیر متعلق نہیں جو کائنات کا خالق ہے نہ پروردگار بلکہ ہر یہ شے کا خالق، مالک اور پروردگار ہے۔ وہ اپنے آپ کو جانتا ہے اس مصور کے حوالے سے وہ ان تمام موجودات کا علم رکھتا ہے جن کا اس سے صدور ہوتا ہے۔ ابن سینا رجائیت پسند ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اگرچہ دنیا میں بہت سا اضافی شر موجود ہے۔ اس کی مقدار خیر سے بہرحال بہت کم ہے۔

نظریۂ علم: ابن سینا کے نظریہ علم میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نے بیرونی اور اندرونی ذریعہ ہائے علم میں فرق کیا ہے۔ بیرونی علم معروف حواس خمسہ کی وساطت سے حاصل ہوتا ہے جبکہ اندرونی علم کیلئے بھی اس کے نزدیک پانچ وسائل ہیں جو درج ذیل ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) قوت مدرکہ: یہ بیرونی حواس کا مقام ارتکاز ہے۔ اس کا وظیفہ یہ ہے کہ مختلف ذریعوں سے حاصل کردہ اطلاعات کو یکجا کرے۔

(۲) قوت متخیلہ: یہ اشیائے مدرکہ کے تصورات کو محفوظ کرتی ہے۔

(۳) قوت مفکرۃ: یہ تصورات پر ترکیب و تحلیل کا عمل کرتی ہے۔

(۴) قوت اقلیہ: یہ اشیائے مدرکہ کی قدر و قیمت اور ان کے فوائد و نقصانات کا تعین کر کے تصدیقات وضع کرتی ہے۔

(۵) قوت حافظہ: یہ تصدیقات کو ذہن میں محفوظ رکھتی ہے۔

علم حاصل کرنے کیلئے انسان کو کوشش کرنا چاہیئے۔ کوشش کرنا انسان کا کام ہے۔ نتیجہ تک پہنچنے کیلئے عقل فعال کے حوالے سے خدا کا مرہون منت ہے۔ اگر علم حاصل کرنا انسان کے بس میں ہوتا تو آنحضرت ﷺ کو اس دعا کا حکم نہ ملتا (قل رب زدنی علما (طہ: ۱۱۴) وہ لوگ جن کا عقل فعال سے پیہم رابطہ رہتا ہے۔ منبع علم سے براہ راست فیض پاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کا مقام اس لحاظ سے بلند ترین ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

وماینطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی (نجم: ۳)

نظریۂ نبوت

نبی ایک معلم اخلاق اور روحانی رہنما ہوتا ہے جس کا وظیفہ یہ ہے کہ ارد گرد پائی جانے والی برائیوں کی نشاندھی کرے اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے۔ یوں انہیں تکمیل کے مختلف درجات تک رسائی حاصل کرنے کی تلقین کرے اور صحت مند معاشرے کی تشکیل کا باعث بنے۔ ابن سینا کے نزدیک معجزات انبیاء کی مابہ الامتیاز خصوصیت ہے۔ ابن سینا معجزات اور کرامات کا قائل ضرور تھا لیکن انہیں وہ خلاف فطرت واقعات تصور نہیں کرتا تھا۔

نظریۂ نفسیات

ابن سینا ذہن و جسم کی ثنویت کا قائل تھا یعنی کہ یہ دونوں جداگانہ جواہر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاہم وہ ان کے باہمی ربط کو بھی تسلیم کرتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جسم کی طرح ذہن وروح بھی ایک جوہر ہے جسے مادی حوالوں اور رشتوں کے بغیر ایک خود مکتفی حیثیت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمجھا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں اس کا مؤقف فرانسیسی مفکر ڈیکارٹ (۱۵۹۸ء تا ۱۶۵۰ء) سے خاصی مماثلت رکھتا ہے۔ ابن سینا نے روح یا ذہن کے آزاد جوہر ہونے سے اس کی بقائے دوام کا نظریہ بھی ماخوذ کیا۔ اگر روح جسم پر منحصر ہوتی جیسا کہ مادیین کا نقطہ نظر ہے تو یہ جسم کے مضمحل ہونے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتی لیکن ایسا نہیں ہے۔ جسم کے مرجانے کے باوجود روح زندہ و پائندہ رہتی ہے۔ ان کے نزدیک روح ناقابل فنا بھی ہے۔ ابن سینا کے نزدیک تناسخ کا نظریہ باطل ہے۔ ان کا خیال یہ بھی ہے کہ قوت ارادی سے بھی جسم متاثر ہوتا ہے۔ ایک مریض بعض دفعہ محض قوت ارادی کی بدولت صحتیاب ہو جاتا ہے اور اگر صحتمند شخص میں وہم پیدا ہو جائے کہ وہ بیمار ہے تو وہ سچ مچ بیمار ہو جاتا ہے۔ ابن سینا نظر بد، اور جادو وغیرہ کا بھی قائل تھا۔

عارفانہ رجحانات

ابن سینا کو اسلام سے گہری دلچسپی اور محبت تھی۔ بزعم خویش وہ ایک پکا اور سچا مسلمان تھا۔ وہ معرفت کا قائل تھا۔ اس کے نزدیک معرفت کے کئی مدارج ہیں۔ ابتدائی درجہ یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کو اس کی صفات کے حوالے سے پہچانے لیکن اس نوعیت کی پہچان میں ضرورت مندی اور خود غرضی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ جب ہم اللہ کو رحیم و کریم، عادل وغیرہ کے ناموں سے پکارتے ہیں تو فی الحقیقت ہم اس سے دعا کر رہے ہوتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہم پر رحم و کرم کر اور ہمارے ساتھ انصاف کر وغیرہ وغیرہ۔ معرفت کا بلند تر درجہ یہ ہے کہ انسان خدا کی ذات کا عرفان حاصل کرے۔ یہی حق الیقین کی منزل ہے۔ (۷)

تصنیفات

ابن سینا نہایت ذکی اور بلند پایہ مصنفین میں تھا۔ اس نے کثرت مشاغل اور خانگی نزاعات کی پریشانیوں کے باوجود کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں۔ جو اس کی عظمت کو قائم رکھنے کیلئے کافی ہے اور جن کی وجہ سے اس کا اکابر حکمائے مشرق میں شمار ہوتا ہے۔ اس نے سو سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ اس کی اہم تالیفات آج تک محفوظ ہیں اور اکثر اس کی ضخیم کتابوں جیسے قانون اور "شفا" کا لاطینی زبان میں ترجمہ ہوا ہے اور کئی مرتبہ طبع ہوئیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) کتاب الشفاء

مختلف علوم کا مخزن اور دائرۃ المعارف ہے۔ اس کی اٹھارہ جلدیں ہیں۔ اس کا ایک کامل نسخہ جامع اکسفورڈ میں ملتا ہے۔

(۲) نجدہ

شفا کا خلاصہ ہے۔ جس کو ابن سینا نے اپنے بعض احباب کی خوشنودی کیلئے لکھا تھا۔ اصلی عربی نسخہ "قانون" کے بعد ۱۹۵۳ء میں بمقام روما طبع ہوا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) منطق (۲) طبیعات (۳) ماوراء الطبیعیات۔ یہ دونوں کتابیں کامل طور پر اور علیحدہ علیحدہ کئی مرتبہ لاطینی زبان میں طبع ہوئیں جن سے ایک مجموعہ ۱۹۴۵ء میں طبع ہوا ہے۔ اور ذیل کی فصلوں پر مشتمل ہے۔

(الف) منطق (ب) طبیعیات (ج) الاسماء والعالم (د) روح (ھ) حیات حیوانی (و) عقل (ز) عقل کے متعلق فارابی کا نظریہ (ح) فلسفہ اولیٰ۔

"شفاء" میں ابن سینا نے علوم کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱)	اعلیٰ علوم	جن کو مادہ سے کوئی تعلق نہیں
(۲)	علوم دنیا	جو مادے کے ساتھ مخصوص ہیں
(۳)	علوم وسطیٰ	وہ علوم ہیں جن کا تعلق کچھ ماوراء الطبیعیات سے ہے اور کچھ مادے سے۔ اور وہ ریاضیات ہیں۔

ابن سینا کی منطق کی کتاب "نافیہ" کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا اور ۱۶۵۸ء میں پیرس میں اس کی اشاعت ہوئی۔ ابن سینا کے اعتراف کے مطابق اس نے منطق میں اکثر فارابی کی تالیفات پر اعتماد کیا ہے۔ جو شخص ابن سینا کی کتابوں کا مطالعہ کرے اس کو اس کی تالیفات میں ایک مضبوط ربط نظر آئے گا اور شیخ کے اس میلان کو بھی دیکھے گا جس کا اس نے علوم فلسفیہ کی تنسیق و ترتیب میں شدت کے ساتھ اظہار کیا ہے۔

بلاشبہ ابن سینا قرون وسطیٰ میں فلسفہ ارسطو کے اکابر اساتذہ سے ہے۔ اصول اسلام کی عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے اس سے بہت سی لغزشیں ہوئیں کیونکہ اس نے ارسطو کے فلسفے کے ان اصول میں جن کی دین حنیف کے ساتھ مطابقت ممکن نہ تھی کوئی نمایاں تغیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں کیا اور بلاشبہ امام غزالی نے اپنی کتاب "تہافۃ الفلاسفۃ" میں اس مقصد کی تکمیل کی۔

القانون فی الطب: یہ طبی معلومات پر مشتمل ایک ضخیم، جامع اور صوری ومعنوی اعتبار سے مکمل تصنیف ہے۔ جس میں طب قدیم اور طب حدیث میں جملہ اسلامی معلومات کو نہایت محنت اور سلیقے سے منضبط کردیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تصنیف کی اشاعت سے جالینوس، رازی اور علی ابن عباس کی تصانیف کا استعمال متروکہ ہوگیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ مشرق ہو یا مغرب دنیا میں چھ سو برس یعنی سترہویں صدی میلادی تک ہر کہیں طب کی تعلیم "القانون" ہی کی اساس پر ہوتی رہی۔

اصلی عربی "القانون" کا ایک مصری ایڈیشن موجود ہے۔ جو چھپ چکا ہے اور پھر اصل متن کا ایک رومی ایڈیشن بھی ملتا ہے۔ جو ۱۵۹۳ء میں چھپا ہے۔ اور خوبصورت لاطینی ترجمہ بھی دستیاب ہے جو ۱۵۴۴ء میں شائع ہوا تھا۔

القانون" میں کم از کم دس لاکھ الفاظ ہیں۔ ساری کتاب پانچ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ کتاب اول میں عام اصول طب کا بیان ہے۔ کتاب دوم میں بترتیب ابجد مفردات کا ذکر ہے۔ کتاب سوم میں امراض اعضائے خاصہ کا بیان ہے۔ کتاب چہارم میں امراض عامہ پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ کتاب پنجم میں ادویہ مرکبہ کا بیان ہے۔

مختصراً "القانون" کی قاموسانہ شان قابل تعریف ترتیب وتبویب فلسفیانہ انداز بیان اور جدت مضامین کے علاوہ دیگر شعبہ ہائے علوم وفنون کے میدانوں میں اس کے مؤلف کی زبردست شہرت کے ساتھ مل کر دنیائے اسلام کے طبی لٹریچر میں اس کو ایک خاص مرتبہ پر پہنچا رہی ہے۔

اسی کتاب کی تعریف کرتے ہوئے مولانا حنیف ندوی نے لکھا ہے: "القانون" طب پر پہلی مستند اور جامع دستاویز ہے۔ نہ صرف اسلامی عہد زریں میں معتمد علیہ متن کی حیثیت سے رائج رہی بلکہ موجودہ مغربی تہذیب کی اٹھان تک مغرب میں برابر زیر درس رہی اور یورپ کے بڑے بڑے اساقفہ نے بادل نخواستہ عیسائی معلمین سے درخواست کی کہ وہ اسلام دشمنی کے جذبہ کے باوجود اس کتاب کو اپنی درسگاہوں میں ضرور پڑھائیں۔ (۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقوال علماء

ابن سینا کی مؤلفین کے بارے میں ابن خلکان نے لکھا ہے کہ ابن سینا تقریباً ایک سو کتابوں کا مؤلف تھا وہ علم اور تصانیف کے حوالے سے بے مثال تھا۔ ابن ابی اصیبعہ کے مطابق ابن سینا کی شان اور فضلیت بےمثال ہے۔(۱۰) بہت سی مؤلفات کا ذکر بھی کیا گیا ہے(۱۱) القفطی بھی ابن سینا کے متعلق بہت زیادہ عقیدت رکھتے تھے وہ ان کو الشیخ الرئیس کے لقب کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ انھوں نے ابن سینا کی ۴۵(پنتالیس) کتابوں کی فہرست دی ہے اور اس میں سے اکیس بڑی اور چوبیس چھوٹی کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔(۱۲)

عمر رضا کحالہ نے بھی ابن سینا کے متعلق تعریفی کلمات لکھے ہیں اور ساتھ ساتھ چند اہم کتابوں کی فہرست بھی دی ہے۔(۱۳)

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں بھی ابن سینا کے حالات اور تعریف دی گئی ہے۔(۱۴) انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن میں بھی ابن سینا کی تعریف کی گئی ہے۔

IBN Sina(AH 370-428/980-1037) , more fully Abu ' Ali Al-Husayn Ibn, AbdAllah Ibn Sina, Known in Latin as Avicenna; Muslim philosopher and physician -

خیر الدین الزرکلی ابن سینا کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"الحسین بن عبداللہ بن سینا، ابوعلی، شرف الملک الفیلسوف الرئیس، صاحب التصانیف فی الطب (یقال کان الطب معدومافادجده بقراط، وکان میتا فاحیاہ جالینوس، وکان متفرقاً فجمعه الرازی، وکان ناقصاً فاکمله ابن سینا) والمنطق والطبیعیات والالهیات"(۱٦)

ابن سینا پر ایک نظر

ان کی طبیعت میں استقلال اور ثابت قدمی کا پہلو اجاگر تھا۔ یہ کسی کی بات آسانی سے قبول نہیں کرتا تھا۔ بلاشبہ نفس کی مضبوطی اس کے عجب کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ اور عجب میں برائیاں بھی ہوتی ہیں اور خوبیاں بھی، معلوم ہوتا ہے کہ ابن سینا کے اسی عجب سے اس کو بہت کچھ فائدہ ہوا کیونکہ اس سے اس کے اخلاق میں ترقی ہوئی اور مقاصد میں بلندی پیدا ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالطبع ذکی (ہوشیار) تھا اور تمام علوم ومعارف پر عبور رکھتا تھا۔ ابن سینا اپنی ذکاوت کے لحاظ سے یکتائے زمانہ تھا۔ اس کی زندگی عجائبات کا مجموعہ اور مردانگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ ابن سینا عنفوان شباب میں ہی تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہوچکا تھا۔ ابن سینا کی عقل فلسفے کیلئے تخلیق کی گئی تھی۔ اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ دوسروں کے بہ نسبت اس کے نزدیک عقلی علوم کا مطالعہ بہت آسان تھا۔ ابن سینا اپنے فلسفے اور حکمت میں بہت فیاض تھا۔ وہ جن نظریوں کو ایک بار ثابت کردیتا ان میں پھر کسی قسم کی ترمیم نہ کرتا۔ ابن سینا کی مؤلفات سب کے سب اہمیت کے حامل ہیں۔

ابن سینا کے عقیدے کے متعلق بعض ایسی روایتیں منقول ہیں جو محض خرافات اور توہمات پر مشتمل ہیں۔ علامہ جرجانی اور دیگر مؤرخین کی معتبر روایتوں سے جو صحیح خبریں مروی ہیں ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شیخ الرئیس کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ وضو کرکے جامع مسجد کا رخ کرتا اور نماز پڑھ کر خدا سے اس مشکل کو آسان کرنے کیلئے دعا مانگتا۔ اس سے ابن سینا کے قوی مذہبی جذبے کا پتہ چلتا ہے۔ اس کا ایمان اس کی ذکاوت کے ظہور کا ایک قوی سبب تھا۔

جرجانی کی روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن سینا کے تمام قوی مضبوط تھے اور محبت کا جذبہ ان پر غالب تھا۔ اس پر اکثر بیماریوں کا حملہ رہا۔ بہرحال ابن سینا کی بہت بڑی خدمات ہیں جن کا اعتراف کرنا ضروری اور لازمی ہے۔(۱۶)

ان کتابوں کی فہرست جن میں ابن سینا کے حالات زندگی مذکور ہیں۔

۱۔	عمر رضا کحالہ:	معجم المؤلفین۔ جلد ۴ ص ۲۰ تا ۲۳
۲۔	ذہبی:	سیر النبلاء جلد ۱۱ ص ۱۱۸ تا ۱۱۹
۳۔	الکتبی:	تراجم لاعاجم۔ جلد ۱/۱۵۰/۲۔ ۱/۱۵۱
۴۔	ابن ابی اصیبعۃ:	عیون لانباء۔ ص ۴۴۰ تا ۴۴۱
۵۔	القفطی: تاریخ الحکماء	۔ص ۴۱۳ تا ۴۲۶
۶۔	البیہقی: تاریخ حکماء الاسلام	۵۲ تا ۷۲
۷۔	ابن کثیر:	البدایۃ والنھایۃ۔ جلد ۱۲ ص ۴۲۔۴۳
۸۔	ابن حجر:	لسان المیزان۔ جلد ۲ ص ۲۹۱۔۲۹۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹۔ ابن الاثیر: الکامل فی التاریخ جلد ۹ ص ۱۵۷

۱۰۔ ابن العماد: شذرات الذہب۔ جلد ۳ ص ۲۳۳-۲۳۷

۱۱۔ ابن قطلوبغا: تاج التراجم ص ۹۴

۱۲۔ حاجی خلیفہ: کشف الظنون۔ جلد ۲ ص ۱۳۶، ۱۵۱، ۱۶۳، ۱۹۴، ۱۸۳

۱۳۔ ابن خلکان: فضیات الاعیان۔ جلد ۱ ص ۴۱۹ تا ۴۲۴

۱۴۔ ایڈورجی براؤن: طب العرب (مترجم نیرواسطی) ص ۹۴

۱۵۔ حجۃ الحق بوعلی سینا (فارسی) مؤلف سید صادق حسین

۱۶۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی لاہور) جلد ۱ ص ۵۶۰-۵۷۶

۱۷۔ محمد شریف: مسلمانوں کے افکار (لاہور)

۱۸۔ محمد لطفی جمعہ: تاریخ فلاسفہ الاسلام (اردو ترجمہ میرولی) (نفیس اکیڈمی، کراچی)

۱۹۔ محمد طفیل ہاشمی: مسلمانوں کے سائنسی کارنامے (اسلام آباد۔

۲۰۔ ڈاکٹر عبدالحق: مسلم فلاسفہ (عزیز پبلیشر، لاہور)

۲۱۔ حمید عسکری: نامور مسلمان سائنسدان (لاہور)

۲۲۔ The Encyclopedia of Islam, v-5/p 941-947

۲۳۔ The Encyclopedia of Religion, v-6/p 568-570

۲۴۔ خیرالدین لزرکلی الاعلام ج: ۲ ص: ۲۶۱-۲۶۲

© rasailojaraid.com